به نام خداوند بخشنده مهربان

In the Name of Allah, the Compassionate the Merciful

Al-Mustafa International
Translation and Publication Center

# اسلامی انقلاب

علی ذو علم

مترجم
محمد روح اللہ

# حرف ناشر

انقلاب اسلامی کی عظیم کامیابی اور ارتباطات کے عالمی سطح پر وسعت پانے سے مسلمان دانشمندوں کو انسانی علوم کے شعبہ سے متعلق سوالات اور نئے چیلنجز کا سامنا کرنا پڑا ہے جو عصر حاضر میں حکومت سنبھالنے کی سنگین ذمہ داری کی بنا پر پیش آئے ہیں -ایسا دور کہ جس میں ملکوں کو ادارہ کرنے میں تمام پہلوؤں میں دین و سنت کی پابندی ایک بہت بڑا چیلنج ہے-اسی بنا پر دین کے شعبہ میں عالمی معیاروں اور خالص و عمیق افکار و نظریات کے روز آمد، منظّم، عملی طور پر مفید اور جامع و عمیق مطالعہ اور تحقیق کی ضرورت ہے- نیز دین کے شعبہ میں تحقیقات انجام دینے والے محققین کی تربیت اور انہیں فکری انحراف سے محفوظ رکھنا اس شجرہ طیبہ کے معماروں بالخصوص رہبر کبیر امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ اور رہبر معظم انقلاب اسلامی ظلہ کے نزدیک انتہائی اہمیت کا حامل ہے-

مغربی تہذیب و ثقافت کا سوشل میڈیا اور ارتباطات کے میدان میں عالمی سطح پر وسعت پانا اس بات کا تقاضہ کرتا ہے کہ اس موضوع سے لگاؤ رکھنے والے افراد اور محققین کو چاہیئے کہ وہ بلند افکار اور اعلیٰ اقدار سے آشنائی پیدا کریں اور یہ اہم ذمہ داری مختلف تخصصی شعبوں کے ایجاد کرنے، جدید علمی متون تولید کرنے، علوم کے دائرہ کو وسیع کرنے اور طلاب کی منظّم تعلیم و تربیت کے ذریعہ پوری ہو سکتی ہے-یہ سلسلہ کبھی بنیادی مباحث کے انجام دینے اور تخصصی متون تدوین کرنے سے اور کبھی علمی مسائل کو زیر قلم لانے سے حاصل ہوتا ہے-

تعلیمی مراکز ایک منظّم، قانونی اور جدید تعلیمی نظام کے سایہ میں ہی رشد و ترقی کر سکتے ہیں- درسی نصاب اور تعلیم و تحقیق کے طریقہ کار پر نظر ثانی اور انہیں جدید ٹیکنالوجی سے لیس کرنا علمی و تحقیقاتی مراکز کی ترقی کا باعث بنتا ہے-

جامعۃ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ العالمیۃ کی ایک تعلیمی ادارہ ہونے کے ناطے اہم ذمہ داری غیر ایرانی طلاب کی تعلیم و تربیت ہے، جس کے لیے اس ادارہ کی ایک اہم کوشش کا عنوان، مناسب درسی نصاب تالیف کرنا ہے- دینی علوم میں مختلف موضوعات پر درسی نصاب کی تدوین اور اشاعت اسی سلسلے کی کڑی ہے-

**المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ بین الاقوامی ادارہ برائے ترجمہ و نشر**

# فہرست

تمہید ۹
مقدمہ ۱۳
مقدمہ اول ۱۵
مقدمہ دوم ۱۷
پہلی فصل: انقلاب، اصلاحات اور اس کے میدان ۱۹
انقلاب کی تعریف ۱۹
انقلاب اور اصلاح ۲۰
اصلاحی تحریکوں کا پس منظر ۲۱
سید جمال کے نظریات اور ان کے اصلاحی اقدامات ۲۲
۱۔ظالموں کے ظلم سے مقابلہ ۲۳
۲۔اسلام ناب کی طرف واپسی اور خرافات سے نجات ۲۴
۳۔مسلک پر ایمان واعتقاد ۲۴
۴۔اسلامی اتحاد ۲۴
۵۔عالم اسلام کے نیم مردہ جسم میں جدو جہد اور جہاد کی روح پھونکنا ۲۵
۶۔مغرب کے خلاف خود ساختہ شکست سے مقابلہ کرنا ۲۵
۷۔جدید علوم وفنون سے خود کو آراستہ کرنا ۲۶
۸۔خارجی استعمار کے خلاف جنگ ۲۶
شیعوں کی اہم تحریکیں ۲۷

**دوسری فصل: انقلاب اسلامی ایران کی نوعیت و خصوصیات** ____ ۲۹

انقلاب کی نوعیت ____ ۲۹

انقلاب کا اسلامی ہونا ____ ۳۱

انقلاب کی قیادت ____ ۳۴

انقلاب کے مقاصد ____ ۳۷

**تیسری فصل: انقلاب کے عوامل اور نتائج** ____ ۴۱

ایران کے اسلامی انقلاب کے بنیادی عوامل ____ ۴۱

انقلاب کی تشکیل کا عمل ____ ۴۴

مارکسی گروہوں کا کردار ____ ۴۷

انقلاب اسلامی میں خواتین کا کردار ____ ۴۹

ہمارے انقلاب کی کامیابیاں ____ ۵۱

**چوتھی فصل: انقلاب کا مستقبل** ____ ۵۳

انقلاب کے تسلسل کے ارکان ____ ۵۳

۱۔ اجتماعی عدالت ____ ۵۴

۲۔ استقلال اور آزادی ____ ۵۶

۳۔ اسلامی معنویت ____ ۶۰

انقلاب اسلامی کی آفات ____ ۶۱

اجنبی افکار کا نفوذ ____ ۶۲

انتہا پسند جدیدیت ____ ۶۳

نامکمل چھوڑنا ____ ۶۴

موقع پرستوں کی رخنہ اندازی ____ ۶۵

مستقبل کے منصوبے ____ ۶۶

معنوی انحراف ____ ۶۸

امیدیں اور ضروریات ____ ۶۹

علماء اور انقلاب کا مستقبل ____ ۷۱

منسلکات ۷۴
۱۔ اصلاح اور انقلاب کے درمیان رابطہ ۷۴
۲۔ انقلاب سے تین دہائیاں قبل ثقافتی کوششیں اور جدوجہد ۷۶
۳۔ انقلاب کی کامیابیاں ۷۷
مزید مطالعہ کے لئے کتب ۷۹
کتابنامہ ۸۰

# تمہید

عہد حاضر کے حقیقت طلب اور تشنہ علم نوجوان، اپنے دینی معتقدات و تعلیمات کے متعلق گہری آشنائی حاصل کرنا چاہتے ہیں تاکہ فکری، ثقافتی اور معاشرتی مسائل و موضوعات کے بارے میں گہری نظر کے حامل ہو سکیں۔ لہٰذا وہ مختلف کتب کے مطالعہ میں مصروف ہیں لیکن یہ تشنگیِ علم انہیں بیشتر و بہتر علم وآگہی کی دعوت دیتی ہے تاکہ وہ اصل اور بنیادی افکار کے سہارے اپنی فکر کی تعمیر کر سکیں۔

اسلامی مکتوبات کے درمیان علّامہ شہید مرتضٰی مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے علمی آثار، ایک جامع، معتدل، صحیح، عقلی اور مستحکم مجموعہ کے بطور موجودہ اور آئندہ نوجوان نسل کے لئے معتبر راہنما کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اصلیت، تخلیق، انصاف، استحکام، قلم کی رسائی، عبارت کی روانی، عصری ضرورتوں کا خیال، منظّم فکری نظام کا تعارف، انصاف پسندانہ تنقید، حاصل شدہ نتائج و نظریات کا مستحکم دفاع، وہ خصوصیات ہیں جن کے بموجب علّامہ شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے افکار و نظریات کو جلا ملی ہے اور دوام عطا ہوا ہے۔ ان خصوصیات کے سبب، نوجوان نسل اور علمی حلقہ پر ان کے علمی مکتوبات اور افکار و نظریات سے آشنائی نیز ان کی علمی میراث کی حفاظت لازمی قرار پاتی ہے۔

"کانون اندیشہ جوان" نے جدید نسل کی دلچسپی کے پیش نظر اور شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے افکار و نظریات سے انہیں روشناس کرانے کی غرض سے "چلچراغ حکمت" نامی مجموعۂ کتب کی اشاعت کی ہے جس کی بنیاد شہید مرتضٰی مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے تمام مطبوعہ آثار ہیں۔

**اس مجموعہ کتب میں کوشش کی گئی ہے:**

۱. ہر کتاب ایک خاص موضوع کے سلسلہ میں ہو۔

۲. معیار، "بہتر" کا انتخاب ہو۔ شہید مرتضیٰ مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے نظریہ کو ان کی تمام مطبوعہ کتب اور ڈائریوں سے اخذ کرتے ہوئے موضوعاتی شکل میں خلاصۃً پیش کیا جائے۔

۳. مؤلف کا تصرّف، تالیف، اقتباس، خلاصہ اور تنظیم و ترتیب کی حد تک ایک جدید پیرائے اور جاذب فصول کی صورت میں ہو۔

۴. شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے اسلوب کا خیال اور امانت کی رعایت، ہر کتاب کی ترتیب کا معیار ہو۔

۵. مجموعہ ہذا کے اعتبار کی خاطر تمام مطالب و مضامین کو شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے مطبوعہ آثار سے مستند کیا جائے۔

٦. مؤلف کی ذاتی وضاحتوں کو اصل عبارت سے الگ، مقدمہ یا اصل کلام کے بعد مرقوم کیا جائے۔

"چلچراغ حکمت" افکار شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے سرسبز باغ تک پہنچانے کے لئے محض ایک پُل کی حیثیت رکھتا ہے۔ ظاہر ہے کہ نوجوان قارئین اور طلّاب اس مجموعہ کتب کے مطالعہ کے بعد خود کو شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات سے بے نیاز نہیں سمجھیں گے بلکہ دوسرے مرحلہ میں ان کی کتب کے مطالعہ کی طرف راغب و مانوس ہوں گے۔

اس مجموعہ کے عناوین و فصول کی ترتیب میں چلچراغ حکمت کے علمی گروہ کے اعضاء منجملہ: جناب عبد الحسین خسرو پناہ، جناب حمید رضا شاکرین، جناب محمد علی داعی نژاد، جناب علی ذو علم محمد باقر پور امینی (علمی زعیم) کی پیہم نگرانی نیز مدیر انتظامات جناب عباس رضوانی نسب اور ان کے معاونین جناب رضا مصطفوی (ایڈیٹر) اور جناب میکائیل نوری کی مساعی جمیلہ کے ہم تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔

چلچراغ حکمت کے سلسلہ کی اس کتاب کا موضوع "اسلامی انقلاب" ہے، جو جناب علی ذو علم کی مساعی جمیلہ سے معرض وجود میں آسکی ہے۔

ہم اس مجموعہ کی ترتیب و تنظیم میں تعاون کرنے والے تمام افراد کے شکر گزار ہیں اور قارئین کی تجاویز اور تبصروں کا استقبال کرتے ہیں۔ امید ہے کہ یہ مجموعہ کتب جدید نسل کی علم افزائی، فکر سازی اور شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے پاکیزہ افکار و نظریات سے ان کی انسیت و آشنائی میں راہگشا ثابت ہو گا۔

# مقدمہ

عالم اسلام میں ہمیشہ سے قرآن و اہلبیتؑ کی بے نظیر تعلیمات کے سایہ میں عظیم ہستیوں نے تربیت پائی جنہوں نے اپنے علم و عمل اور فکر و معرفت کے ذریعہ تشنگان اسلام ناب محمدی کو سیراب کیا جو زمانے کے اعتبار سے کسی بھی صدی میں ہی کیوں نہ گزر بسر کرتے ہوں، لیکن اپنی فکر و معرفت کی وجہ سے وہ ہمیشہ زمانے سے آگے رہے اور ہر دور کی نسل کو اپنے بلند افکار سے آراستہ کرتے رہے، وہ ہمیشہ زندرہ و جاوید ہیں کیونکہ ان کی فکر و عمل زندہ و جاوید ہے انہی ہستیوں میں سے بیسویں صدی عیسوی کے عظیم مفکر اسلام آیت اللہ شہید مرتضی مطہری رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی ہے جن کی فکر و عمل، فہم و درایت، کوشش وجد وجہد کا ثانی نہیں ہے، جنہوں نے دین اسلام کے ہر مسئلہ کو باریک بینی سے دیکھا، مختلف فراموش شدہ امور کو پھر سے احیا کیا، آج چار دہائیوں کے بعد بھی ان کے افکار میں وہ تر و تازگی پائی جاتی ہے جس سے دور حاضر ہی نہیں بلکہ ہر دور کی فرسودہ اور شبہات میں گھری نسل کی ناکام تشنگی دور ہوتی رہی، آپ نے اسلام کا نظام اس طرح سے پیش کیا کہ زندگی سے جڑے کسی بھی ظاہری اور روحانی امر کو دینی دستور کے پیرائے میں نکھارا۔ آپ کی فکری اور علمی خدمات اور بلند افکار کے بارے میں اتنا ہی کافی ہے کہ بانی انقلاب اسلامی امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو اپنے جگر کا ٹکڑا بتایا، آپ کی شہادت پر گریہ کیا اور آپ کے بلند افکار کی ترویج کے لئے ہر عام و خاص کو راغب کیا ان کی خدمات کو سراہتے ہوئے امام راحل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"یہ ان ستاروں میں سے ایک ہے جو عمل کو ایمان، اخلاق کو عرفان، برہان کو قرآن اور علم کو حکمت (سے جوڑتے تھے) اپنی شہادت سے سماج کی ہدایت کی اور تاریکیوں کی ظلمتوں میں ڈوبے ہوئے سماج کے لیے مشعل راہ بنے جو ایک چراغ کی طرح جلتے رہے اور اپنے چاہنے والوں کو اپنے نور کی کرنوں سے منور کرتے رہے۔"

آپ مزید فرماتے ہیں: "میں نے اگرچہ اپنے جگر کے ٹکڑے کو کھویا ہے لیکن مجھے اس بات پر فخر ہے کہ اسلام کے دامن میں اتنے عظیم اور بہادر جوان کل بھی موجود تھے اور آج بھی ہیں قوت بیان، طہارت روح اور ایمان کی طاقت میں مطہری رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ لیکن ان کا برا چاہنے والوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ ان کے چلے جانے سے ان کی اسلامی اور فلسفی شخصیت ختم نہیں ہو جائے گی۔

اشراق پبلیکیشنز جموں و کشمیر نے آپ کے افکار کو ہر خاص و عام تک پہنچانے کی غرض سے نیز علمی حلقے بالخصوص کالج اور یونیورسٹیز کے طالب علموں کو زندہ دل او ربیدار افکار سے آگاہی کے واسطے اس فکری مجموعہ "چہل چراغ حکمت" کو اردو زبان میں ترجمہ کرنے کی مساعی جمیلہ کی ہے تاکہ آنے والی نسل، دشمنان دین و ایمان کے مقابل میں علمی و فکری اسلحہ سے آراستہ ہو اور انکے اندر امت مسلمہ کو صحیح راہبری اور فکر و عمل کے بحران میں درست اور بروقت مدیریت کرنے کی صلاحیت پیدا ہو۔

بنابر این اشراق پبلیکیشنز جموں و کشمیر ان تمام طالب علم، علماء، مترجمین، اور اشاعت میں تعاون کرنے والے جملۂ مومنین کی شکر گزار ہے جنھوں نے اس علمی اور فکری خزانے کو نسل جوان تک پہنچانے میں مخلصانہ تعاون کیا ہے۔ اس امید کے ساتھ کہ امام زمانہ عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کے ظہور میں تعجیل کا سبب بن جائے۔

مظفر حسین بٹ
اشراق پبلیکیشنز جموں و کشمیر

# مقدمہ اول

انقلاب اسلامی کے متعلق شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے قلمی و تقریری آثار، اکثر انقلاب اسلامی کے اوج کے وقت ۱۳۵۶اور ۱۳۵۷ اور انقلاب اسلامی کی کامیابی کے بعد استاد کی شہادت تک تقریبا تین مہینے کے عرصے میں تدوین کیئے گئے تھے؛ لیکن اس کے باوجود بھی استاد کے کلام میں موجود عمق، اصالات اور طراوت اظہر من الشّمس ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ انقلاب اسلامی کے متعلق استاد مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے متعدد دلسوز آثار ابھی کما حقہ سنے یا پڑھے نہیں گئے ہیں۔

انقلاب اسلامی کی ماہیت کے متعلق استاد مطہری کی تحلیل، اگرچہ کسی قسم کی طول و تفصیل اور بے جا تعارفات سے مبرا ہے، لیکن یہ ایک ایسے شخص کا فلسفیانہ کلام ہے جو اس انقلاب کے نشیب و فراز سے واقف اور اس کے سیاسی رہبروں میں سے ایک تھا اور اس دوران انہوں نے جو کچھ محسوس کیا اسے قلم کی مدد سے رقم کیا؛ یہ کسی ایسے شخص کی تحلیل نہیں ہے کہ کہ جو زمان و مکان کے اعتبار سے دور سے اس آگ کی تپش کو محسوس کر رہا ہو اور مشہورات و منقولات کو مد نظر رکھ کے اس حقیقت کو کشف کرنے کے در پے ہو۔

جو بھی منظر استاد مطہری رحمۃ اللہ علیہ نے اس گرد آلود فضا میں دیکھا، کہ جسے شاید دوسرے لوگ صاف موسم میں بھی نہ دیکھ سکے، وہ انقلاب اسلامی کے متعلق ان کے آثار کا سب سے اہم حصہ ہے کہ جسے انہوں نے اوائل انقلاب میں بیان کر دیا تھا۔

اس مرد بزرگ کی امیدوں اور آرزوؤں کا ایک حصہ چند مخلص نوجوانوں کی مدد سے کہ جو ان کی امیدوں کا مرکز تھے، حقیقی شکل اختیار کر چکا ہے جب کہ ابھی شہید کی بہت سی امیدیں اور آرزوئیں تشنہ تکمیل اور طالب توجہ ہیں۔

اس تحریر کا متن، شروع سے آخر تک ، خود شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے ظاہر ہونے والے نظریات کا خلاصہ ہے کہ جسے ایک نئی شکل میں پیش کیا جا رہا ہے؛ جب کہ ، مقررین محترم خود کو شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے با ارزش آثار ، بالخصوص ان کے تین اہم ترین آثار { پیرامون انقلاب اسلامی، پیرامون جمہوری اسلامی و نگاھی بہ نھضت ھای اسلامی در صد سالہ اخیر } سے بے نیاز نہیں پائیں گے۔

امید ہے کہ یہ گرانقدر اثر بیدار خالص و ناب عقائد اور استاد مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلے میں ہمارے بیدار نوجوانوں میں مزید آگاہی کا باعث بنے گا ،اور انقلابی فکر میں رشد و آگاہی کے ساتھ ساتھ انقلاب کی تکمیل کا مقدمہ فراہم کرنے میں معاون ہو گا ۔

# مقدمہ دوم

پرانے بزرگوں کا کہنا ہے کہ "زندہ رہنا زندگی جینے سے زیادہ آسان ہے" اور ہمیں کہنا چاہیے کہ انقلاب برپا کرنا اس کی حفاظت کرنے سے زیادہ آسان ہے۔ اس انقلاب کی نوعیت کا مطالعہ کرنا ضروری ہے؛ کیونکہ انقلاب کے مختلف پہلوؤں کو پہچاننے اور اس کے درست اور گہرے تجزیے کی بدولت ہی ہم اس انقلاب کو جاری رکھ سکیں گے اور اس کی کماحقہ حفاظت کر سکیں گے۔[۱]

انقلاب ایران کی تحلیل کے لئے، اس انقلاب کے اسباب و علل، اس کے مقاصد و نظریات، افراد اور گروہوں، ان کے قائدانہ کردار اور حکمت عملی، انقلاب کی وسعت اور اس کے نظریات کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔[۲]

انقلاب ایران، اپنے آپ ایک منفرد انقلاب ہے اور دنیا کے بڑے بڑے انقلابوں میں بھی اس کی مثال نہیں ملتی۔[۳] ایران میں ایک ایسا انقلاب وقوع پذیر ہوا ہے کہ جس نے دنیا میں موجود وقت کے تمام اندازوں کو غلط ثابت کر دیا ہے اور تمام نام نہاد علمی اور سماجی اندازوں کو نقش بر آب کر دیا ہے۔ ایک ایسے

---

۱۔ پیرامون انقلاب اسلامی، ص۲۹

۲۔ سابقہ حوالہ، ص۱۱۷

۳۔ سابقہ حوالہ، ص۴۱

انقلاب کے بارے میں کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ جو بنا کسی پارٹی کی مدد کے صرف اور صرف مذہب کی بنیاد پر وقوع پذیر ہوگا اور اس کی بنیادیں مسجدوں میں رکھی جائیں گی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اجنبی لوگ بھی اس انقلاب کو ایک نئ امید کے طور پر دیکھتے ہیں۔